نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ | حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی | قیمت سالیانہ مع محصول سے

نمبر ۱۲ جلد ۳ | لودیانہ ۲۵ مارچ ۱۸۷۵ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

اشتہار قصۂ دلچسپ

ایک قصہ ہمارے یہاں نہایت عمدہ مشرح حالات غدر ۱۸۵۷ء و امن ۱۸۵۸ء مع نہایت تحقیق و تدقیق کے ساتھ تالیف ہو رہا ہی اور تمامی حالات من و عن ہر ایک قسم کے اُسمیں بیان ہونگے +

اب یہہ جو قصہ ہمارے یہاں تیار ہوتا ہی اسمیں بہت باتیں عجایب و غرایب مع حالات شاہی خاندانکے بیان ہونگی +

چونکہ یہہ قصہ عجایب و غرایب ہوگا اسواسطے ہمارا ارادہ ہی کہ ہم اپنے ناظرین اخبار کیواسطے یہہ قصہ بتدریج اخبار نور افشاں میں وقتاً فوقتاً درج کرکے ہدیہ ناظرین کریں یقین کہ اکثر صاحبان جو تاریخ پسند ہیں ہماری اِس تجویز کو پسند کرینگے - یہہ قصہ نو عمر طلبا کے لئے نہایت ہی مفید ہوگا +

یقین کہ ہمارے معاونان صاحبان اپنے اپنے احباب کو ایسے عجیب حال کی کیفیت سے مطلع فرما کر خریداری اخبار میں سعی فرماوینگے کیونکہ اخبار کے جلد سے ایک ایسا عمدہ قصہ اُن کو ہاتھ آویگا جو زمانہ گرم و سرد کی کیفیت دکھاویگا +

غزل

من تصنیف مسٹر جیمس عربل جنرل کلارک دفتر گودام سرکاری روڑکی تخلص گل +

کیوں کر نہ دو جہان میں اُن کو جزا ملے
جن کو مسیح سا یہان مشکل کُشا ملے

لعل و گوہر کی سیم کی زر کی نہ ہو طمع
جس کو حقیقی وہ در بحرِ شفا ملے

ڈھونڈھے اگرچہ کوئی بھی عالم میں غور سے
اوسا شفیع اور نہ کوئی باوفا ملے

دی جان تک بھی اُسنے ہی تیرے لئے ولا
اُٹھے ہی گر نہ تو ملے کتنے بھلا ملے

نقشِ قدم پہ اُس کے ہی یارو چلے چلو
بہتر نہ کوئی اُس سے یہاں رہنما ملے

گر عمر بھر بھی کوئی عبادت کرے تو کیا
عیسیٰ بغیر یہ نہیں ہرگز خدا ملے

کیونکر نہ نام پر کروں اُسکے لو جان نثار
جس کے طفیل سے ہمیں ابدی بقا ملے

جس پر نگاہ و رحم ہو بارے کریم کی
ہو تاب کس کی اُسسے جو آنکھیں ملا ملے

اب التجا ہی گل کی یہہ تجھ سے میرے مسیح
ہر اہل دیں کو روح قدس جا بجا ملے

غزل ثانی

تجھ سا جہاں میں دیکھا نہیں پُر وفا کہیں
ہمسر نہ تیرے کوئی ازل سے بنا کہیں

بدلے میں ہم سبھوں کے کیا کیا نہ دکھ سہے
ایذا کہیں صلیب کہیں اور جفا کہیں

امداد ہم سبھوں کی تو کیا کیا نہ بن کے کی
منجی کہیں طبیب کہیں رہنما کہیں

کرتے ہیں خوبیوں کا تیرے شور جابجا
بلبل کہیں چمن کہیں بادِ صبا کہیں

گر گل کو بھی اب فضل سے میرے مسیح عطا
دل کہیں دماغ کہیں تاب رسا کہیں

پاک مجھے کر اے رب - پنہاں گناہ ہونے جان مجھ کو ہو تو قصور عیسیٰ کی خاطر
مسیح کی خاطر - جو اپنے لوگو کا وکیل برحق ہی مجھے تو قبول کیجیو اے خدا

تنباکو

تنباکو کا ذکر سنسکرت کی قدیم کتابوں میں تو کہیں نہیں جس سے پایا جاتا ہی کہ اسکا رواج اس ملک میں پیچھے سے شروع ہوا مغربی تواریخوں سے یوں ثابت ہوتا ہی کہ یہہ امریکا کی پیداوار ہی اور اسکی دریافت کے پہلے اس کا نشان ان ملکوں میں کہیں نہیں تھا۔ سولہویں صدی میں فرنگستان میں پہنچکر پہلے پہل بطور دوائی کے استعمال ہونا شروع ہوا مشہور ہی کہ ۱۵۸۶ء میں اول ایک صاحب سر فرینسس ڈریک نامے اس چیز کو جزیرہ ٹباگو واقع امریکہ سے انگلستان میں لایا اور اصلی جزیرہ کے نام پہ اسکا نام تنباکو مشہور کر دیا۔ ابتدا میں لوگ تنباکو کے استعمال سے بالکل ناواقف تھے بلکہ اس کو نہایت تعجب سے دیکھتے تھے چنانچہ ایک شخص انگلستان کا باشندہ کچھ عرصہ امریکہ میں رہکر اپنے وطن میں واپس آیا اور گھر میں بیٹھ کر تنباکو پینے لگا اتفاقاً اسکی لڑکی پانی بھری ٹھلیا اندر کو لیجا رہی تھی اپنے باپ کے منہہ سے یکایک دھوئیں کا غبارہ نکلتا ہوا دیکھ کر سمجھی کہ اس کے بدن میں آگ لگ گئی ہی اور بجھانے کے واسطے ٹھلیا اسپر اوندھا دی پھر تو فرنگستان چھوڑ کر اسی صدی میں اس کا اثر تمام ایشیا میں پھیل گیا اور اس قدر عالمگیر ہو گیا کہ اب کوئی ملک اس سے خالی نہیں پایا جاتا روم اور ایران تو پھر اور سب ملکوں کو پیچھے چھوڑے ہوئے ہیں ہندوستان میں بھی قریباً ہر جماعت اور ہر درجہ اور ہر عمر کے لوگ برابر پیتے ہیں چینیونکو اسکی قدامت کا دعویٰ ہی مگر جبکہ آس پاس کے ملکوں میں اسکی بو تک بھی نہیں پہنچی تھی اسواسطے یہہ دعویٰ فضول سمجھا جاتا ہی البتہ اس میں کلام نہیں کہ اسکا استعمال وہاں بہت کثرت سے ہی چنانچہ ہشت سالہ عمر کی لڑکی کے پیراہن میں ایک ریشمی جیب محض تنباکو رکھنے کے لئے لگائی جاتی ہی۔ اوایل میں اکثر قوموں نے اسکے انسداد کی تدبیریں بھی کیں اور اس کے استعمال کو جرم قرار دیکر سخت سخت سزائیں بھی تجویز کیں مگر یہہ کب بند ہوتا تھا۔ اسکے شروع میں سلطان روم نے قاضیونکے فتووں سے یہہ حکم جاری کیا تھا کہ تنباکو پینے کی نے پینے والوں کے ناک میں جبراً ٹھونسی جاوے۔ روس نے انہیں دنوں تنباکو پینے والوں کے ناک کاٹنے شروع کر دیئے تھے۔ انگلستان کے بادشاہ جیمس اول نے تنباکو کے انسداد کے لئے طبی وجوہات کے ساتھ ایک اشتہار جاری کیا تھا جسکا مضمون یہہ تھا کہ اسکا استعمال دماغی قوتوں کا مخل بینائی کا مضر ناک کے لئے نفرت انگیز اور پھیپھڑوں کو نقصان پہنچانیوالا ہی۔ ہندوستان میں بھی بعض جگہہ حقے توڑے گئے چلمے پھوڑے گئے۔ تنباکو کی تجارت بھی بند ہوئی مگر آخر میں سب کوششیں بے سود معلوم دیں اور استعمال اسکا صرف پائپ چرٹ سگار نگلی اور کلیاں تک ہی محدود نہ رہا بلکہ نسوار بنا کر سونگھنا چبانا اور کھانا بھی شروع ہو گیا۔ کھانے چابنے اور نسوار لینیکا دستور اب انگلستان میں بہت کم ہی صرف جہاز ران لوگ ایسا کرتے ہیں کیونکہ جہاز میں بخوف آتشزدگی کسی طرح کے حقہ پینے کی سخت ممانعت ہی۔ فرنگستان کے اور ملکوں میں نسوار کا دستور ابھی جاری ہی بلکہ نسوار کی ڈبیا ایک دوسرے کو دینا اتحاد و محبت کی علامت ہی۔ ہندوستان میں اسکا استعمال جس طرح سے ترقی پر ہی اور ترقی بھی ایسی کہ روز افزوں ہی۔ غرض سب ملکوں میں تنباکو کم و بیش اپنے اور غیروں کی تواضع کے لئے ایک خاص شے قرار پا چکی ہی اور آجکل محفل کا بڑا بھاری شغل بھی سمجھا جاتا ہی۔ بہت ملکوں میں اس کی پیداوار بڑے محصول اور آمدنی کا ذریعہ بن گئی ہی اور تجارت دن بدن بڑھتی جاتی ہی۔ اس کی کاشت میں زمین کی حیثیت کھات کوڑہ کی خاصیت اور آب و ہوا کی تاثیر کا بڑا لحاظ کیا جاتا ہی۔ کئی ایک سالوں روم میں اسکی کاشت بڑے زور شور سے ہوتی ہی اور ہر سال انگلستان کو اس کے جہازوں کے جہاز روانہ ہوتے ہیں تنباکو بھی روم کا نہایت نفیس ہوتا ہی چھوٹے چھوٹے پات مگر بہت ملایم اور پینے والوں میں بڑا قیمتی اور مزہ کا سمجھا جاتا ہی۔ تنباکو جب دوا کے طور پر اور ضرورت کے وقت استعمال کیا جاتا ہی تو فایدہ سے خالی نہیں حقیقت میں قبض کشا اور بلغم کے کاٹنے والا ہی مگر جب کثرت استعمال کے سبب جزو بدن بنجاتا ہی تو پھر اسکا فایدہ سوا نقصان کے کچھ نہیں ہوتا۔ دماغ میں خلل ڈالنا صداع اور صدرہ پیدا کرنا بینائی کا گھٹانا خلط سوداوی کا بڑھانا وغیرہ اسکا لازمہ ہی۔ منہہ کی بدبو جو نہ پینے والونکو نہایت ناگوار گذرتی ہی اور چہرہ کی بیرونقی علاوہ۔ مگر پھر بھی مقابلہ کے رو سے یہہ اتنا مضر نہیں پایا جاتا جتنا کہ تکلف کے اور لوازمات میں مثلاً شراب کے نقصانوں کے آگے اسکے نقصانات کچھ حقیقت نہیں رکھتے افیون چرس اور گانجہ کی خرابیاں دیکھنے سے اسکی خرابیاں کچھ چیز ہی نہیں پوست کی قبض اور بھنگ کی بیہوشی اس سے بڑھکر نقصانی ہیں اور چاء اور قہوہ کی مضرتیں اس کی مضرتوں سے بڑھکر زیادہ مگر جبکہ یہہ انسانی ضروریات میں شامل نہیں ہی اور مثل اور غیر ضروری اشیاء کی تکلفات میں داخل تو پھر اس سے حتی المقدور احتیاط کرنا لازم ہی خصوصاً خوردسال بچوں کو تو اس خراب عادت سے جہاں تک ہو سکے بچانا فرض چاہئے کیونکہ جب انکی عادت ہی نہیں ہونے پاویگی تو پھر اسکے استعمال کیطرف وہ راغب بھی نہیں ہونگے۔ کاش اگر ہمارے ملک کا روپیہ اور وقت جو بیجا تکلفات کے بہم پہنچانے میں صرف ہوتا ہی اگر ملکی ضروریات اور قوم کی بہبودی اور بھلائی میں صرف ہووے تو کیا ہی اچھا ہو

ورنہ یہہ تکلفات تو بجز تکلیفات کے اور کچھہ فایدہ نہیں دیتیں سے اینڈ وق تکلف میں ہر تکلیف سراسر + آرام سے وہ ہیں جو تکلف نہیں کرتے +

دروغ بجائے راستی

آجکل اکثر اخبارات میں بعض بعض خبریں محض جھوٹھہ وبہتان واسطے خوش کرنے ناظرین اخبار کے شایع ہوتی ہیں اُنہوں نے سمجھہ لیا ہوگا کہ چلو ہمارے اخبار کی یوں ہی قدر ہوگی پہلے تو اکثر اخبار والے اپنے ناظریوں کے خوش کرنے کے واسطے ایدھر اُودھر سے لکھہ دیا کرتے تھے کہ لو اب روس آیا اور ایران والے نے چڑھائی کی اور کابل والے نے جلال آباد سے کوچ کیا - پس دیکھو کیا ہوتا ہی اُن خبروں کو مردہ رئیس دیکھہ کر خوش ہوجایا کرتے تھے اور اخبار کو بڑے شوق سے مطالعہ فرماتے تھے - جب اُن کو معلوم ہوگیا کہ یہہ اخباروں میں محض معنو پورے کرتے ہیں راستباز اخباروں کا وقر بیوقروں نے خراب کیا اب لوگ ہوشیار ہوگئے وے خبریں بھی گئی گذشتہ ہوئے وہ تین اخبار جو متعصبوں کے ہاتھہ میں آئے وے بھی قدیمی نقش قدم پر چلنے کیواسطے اودھر اودھر کی ہانکنے لگے اُن کے پیرو بھی اُن اخباروں کو دیکھہ کر اور سنکر مارے خوشی کے حواس باختہ ہوتے ہیں پھولے جاتے ہیں آخر کو وہی نتیجہ نکلیگا جیسا ہم نے اوپر ذکر کیا ہی +

چنانچہ بعض صاحب تو لکھہ دیتے ہیں کہ ایک صاحب بڑے ذی علم اور فاضل بلکہ پادری نام نارمن مسلمان ہوکر امریکہ میں گئے - جن نیم عقلوں نے یہہ خبر سُنی ہوگی ضرور خوش ہوئے ہونگے +

اور بعض لکھتے ہیں کہ ایک لڑکی ۱۸ برس کی عمر میں ملک اسٹریلیا میں مسلمان ہوئی اور شادی بھی مسلمان کے ساتھہ ہوگئی بھلا کوئی پوچھے کہ اسٹریلیا میں کوئی مسلمان کبھی گیا ہی اور وہاں عروج اسلام کب ہوئی مگر یہہ اخبار والے بیچارے جنکا ذکر ہوا ہی کیا کریں لاچار ہیں بقول جناب سید احمد خان صاحب بہادر کہ یہہ لوگ تو سرید کے ٹھگنے والے اور دھوکھہ دینے والے اپنا چلتا دہندا کرتے ہیں - اور سمجھتے ہیں کہ مرد وہ خواہ دوزخ میں خواہ بہشت میں جاوی ہمیں اپنے حلوے مانڈے سے کام +

منقولات

از کوکب عیسوی

اخلاق اور مذہب

اخلاق اور مذہب کی ایک ہی جڑ اور مطلب ہو اور اگر انسان کی طبیعت نادانی اور شرارت کی قید میں نہوتی تو یقیناً ہرگز ایک دوسرے سے جدا نہوتا لیکن ہم کیا دیکھتے ہیں کہ بہت قوموں میں اخلاق کے قواعد رسومات دین میں نہیں پائے جاتے چنانچہ بعض مسیحی عالموں کی تصنیفات میں یہہ بات قرار پائی ہی کہ غیر مذہبوں میں اخلاق کا بہت تھوڑا ذکر ہوا اور صرف مذہب مسیحی میں یہہ دونوں باتیں مناسب طور پر ملی رہتی ہیں لیکن جسوقت کہ ہم مسیحی لوگ غیر مذہب والوں پر یہہ طوفان لگاتے ہیں اور انکے عیب ظاہر کرتے ہیں چاہئے کہ ہم اپنے حال پر غور کریں اور اپنے ہمقوموں کی کمی اور بھول چوک سے اپنے مُنہہ نہ موڑیں اگر حق بات کہی تو یہہ اقرار کرنا کہ اگرچہ ہمارا خداوند مسیح اخلاق کی تعلیم پر مستعد رہا اور دینی رسومات اور قواعد عبادت کے لئے بہت کچھہ نہ کہا تو بھی ہم کیا دیکھتے ہیں کہ بہت آدمیوں کا یہہ خیال ہو کہ ہماری فرائض دین کی رسومات کو ادا کرنے میں پورے ہوتے ہیں اگر لوگ انکار کرکے کہیں کہ یہہ دعویٰ بے ثبوت ہی تب تو ہم اُن سے یہہ سوال کرتے ہیں کہ مسیحی لوگ اپنے بال بچوں کو بپتسمہ دلوانے پر مستعد اور نیک تعلیم اور ہدایت کرنے میں سست ہیں اور کیا سبب ہو کہ لوگ خود عشاء ربانی وغیرہ رسومات میں برابر شریک ہوتے ہیں لیکن اپنے چال چلن میں مسیح کے خلاف حکم کرتے ہیں یا اگر کسی شخص کی دینداری شک یا حجت ہو تو اُس شخص کے اخلاق سے دلیل نہیں لاتے مگر یہہ کہتے ہیں کہ وہ فلانی رسومات کو ادا کرتا ہو اور اس لئے اُسکی دینداری ثابت ہو پس ہم کو اس لئے گمان ہو کہ دینی رسومات لوگوں کی سمجھہ میں سب سے بڑا فرض ہو +

لیکن کوئی نہ سمجھے کہ اخلاق کے قواعد پر چلنا اور رسومات مذہب کو چھوڑنا مناسب اور ضرور ہو - ہرگز نہیں لیکن اُن دونوں کو جُدا کرنا نہ چاہئے کیونکہ خدا کے کلام میں دونو کا ذکر ہو اور مسیح کی ظاہری کلیسیا کی پایداری اور ترقی بغیر ظاہری علاقوں کے ہرگز قایم نہ ہوگی اُس کے وسیلے سے گویا مسیح کا نام اس دنیا میں شُہرت پاتا ہو اور اُسکی بادشاہت کی تمام دنیا میں پھیلانے کی کوشش پر موقوف ہو +

شاید کوئی کہے کہ کیا اِن باتوں کی بنسبت خدا کے کلام میں کوئی ایسا صاف اور مختصر حکم ہو کہ جس سے ہر ایک شخص جلد واقف ہوا ایسے سوال کا جواب میکاہ کے ۶ باب ۸ آیت میں ملتا ہو کہ اے انسان اُس نے تجھہ وہ دکھایا ہو جو کچھہ کہ بھلا ہو اور خداوند تجھہ سے اور کیا چاہتا ہو مگر یہہ کہ تو انصاف کرے اور رحم دلی کو پیار کرے اور اپنے خدا کے ساتھہ فروتنی سے چلے +

اس آیت پر مطلب میں دایرہ اخلاق اور دین کا پورا بیان

ہر وہ شخص جو کہ اِس آیت کی تعلیم کے موافق کرنا اخلاق میں کمی نہ دین میں غفلت کریگا اُس کی زندگی میں ایک طرح کی کاملیت اور جمال رہتا ہو جو خدا کو پسند اور انسان کو فایدہ مند ہو مثلاً اِس آیت کی پہلی تعلیم یعنے انصاف کرنا کیسا ہی مفید اور دلکش کلام ہو اگر سب آدم زاد اِس راہ و تعلیم پر چلیں تو سب لوگ خوشحال ہونگے ہر طرح کے لین دین میں دغا اور فریب کے عوض میں راست گوئی اور دیانتداری نظر پڑیگی ہر ایک کے گھر میں ہر ایک رشتے کے حقوق کی ادائی ہوگی نہ لڑکے باپ کی نافرمانبرداری کرینگے نہ باپ اُن کو ناحق ستاوینگے امیر لوگ غریبوں پر ستم نہ کرینگے نہ نوکر اپنے مالک کو فریب دیگا چغل خور کا نام و نشان نہ رہیگا ہر ایک شخص اپنے بھائی کی چیزوں کا نقصان نہ کریگا خواہ اُسکے مال و اسباب خواہ اُس کے نیک نام خواہ اُس کے دلی آرام کا ذکر ہو ہر صورت سے انصاف کرکے ہر ایک کو نقصان کرنے سے باز رہیگا +

اِس آیت کے دوسرے حصے میں بھی ایسی عمدہ تعلیم اور ہدایت ہوتی ہو کہ جس وقت اُس پر لحاظ کرتے ہیں ہمارے دل جوش مارتے اور کہتے کہ کاش آدمزاد اِس راہ پر چلتے تو اِس دنیا کے دکھ اور درد بہت کم ہوتے۔ رحم دلی کو پیار کرے یعنے کہ ہم اپنے سب کام اِس قاعدے سے کریں کہ حتی المقدور رحمت کے ساتھ سب لوگوں سے پیش آویں بہت ایسا کرتے ہیں کہ اُنکا ہر ایک کام انصاف کے ساتھ کیا جاتا ہو لیکن سختی کے ساتھ گویا کہ اُنہوں نے اپنے لئے یہہ عہد کیا کہ ہمارے سب کام انصاف کے قواعد سے محدود ہونگے اور رحمت کا نشان اُس میں مطلق نہ پایا جاویگا ہاں ایسے لوگوں کے کام میں یہہ بات پائی جاتی کہ رحمدلی کرنا صرف کمزوری اور کم عقلی کا نشان ہو پر اُس بات سے یہہ بد نتیجہ نکلتا کہ بہت لوگ کہتے کہ انصاف کرنا ایک بڑی بات ہو کسواسطے کہ جہاں منصفی کا زیادہ دعویٰ ہو وہاں تو رحمت کا نام و نشان نہیں ملتا لیکن دونوں کو ملانا چاہئے +

اگر نوکر یا کاریگر یا سوداگر کے کام میں کسی قدر نقص پایا جاوے چاہئے کہ اُنکے لئے عذر ڈھونڈھنے کا خیال کریں کہ شاید کوئی ایسا سبب تھا کہ جس کے لئے اِس بیچارے نے اپنے کام کو واجب طور پر نہیں کیا اگر بال بچے اپنے کسی کام میں سُست ہوں یا کسی قدر نافرمانبرداری ہوئی اگرچہ انصاف کے رو سے ہم اُن کو تاکید اور شاید طنز کریں تو بھی عذر سُننے کو تیار ہونا چاہیے کہ شاید اُنہوں نے حکم نہیں سُنا یا اُسکو بخوبی نہ سمجھا اور چونکہ وے چھوٹے لڑکے ہیں اُن کا مزاج کھیل کود اور ایسی باتوں کی طرف زیادہ رہتا اور کسی خاص کام پر توجہ کرنا اُن کے لئے کسی قدر مشکل ہو اور اسلئے رحمت کی جگہہ ہو +

گنجایش نہیں کہ ہم اِس آیت پر مطلب کے تیسرے حصے کا مفصل بیان کریں منصفی اور رحمت کے ساتھ خداترسی کو ملانا چاہئے تب ہم کو ایک ایسا کامل راستباز نیک مزاج اور راست گو شخص ملیگا کہ خواہ مخواہ سب لوگ اُس سے راضی ہونگے اور اُسکی زندگی کے قواعد کی تعظیم کرینگے +

باقی رہا کہ ہدایت کے طور پر دو ایک باتیں اور کہیں جس وقت کسی قوم کی سمجھ میں یہہ بات آوے کہ اخلاق کے قاعدے اور مذہب کے فرایض آپس میں میل اور نسبت نہیں رکھتے ہیں تب یہہ خراب نتیجہ ظاہر ہوگا +

(۱) اہل مذہب دینی رسومات کو مقدم جانکر اخلاق کی باتوں پر کم لحاظ کرینگے اور راست گوئی اور وفاداری اور منصفی اور سخاوت اور مہربانی وغیرہ کرنیکا ارادہ نہ کرینگے +

(۲) صاحب اخلاق مذہب کے رسوم اور تعلیم وغیرہ کی اہانت کرینگے بلکہ یہہ کہینگے کہ اہل مذہب صرف انسان کو گمراہ کرتے ہیں اور بالعوض اِس زندگی کے بوجھ اور تکلیف رفع کرنے کے اُنہوں نے انسان کی سختی کو زیادہ سخت کیا ہے اُن کا اصلی بوجھ دوگنا کیا ہو اور جو آرام اور لذتیں کہ اِس زندگی میں پائی جاتی ہیں سب کو دور کرکے آدمزاد کو تکلیف اور پریشانی کی راہ میں لیگیا ہو +

مراسلات

بقیہ سید احمد علی صاحب دہلوی کا وعظ در باب نسخ

دوسرا حصہ وعظ مولوی سید احمد صاحب دہلوی کا وعظ مطبوعہ ۲۵ فروری ۱۸۷۵ء اسی باب میں ہو کہ انجیل میں نسخ واقع اور ثابت ہو تو چونکہ ہم نسخ بمعنی پورا کرنے یا نسبت مقید احکام کے مقر ہیں اور منکر نہیں اِس حصہ کے مضمون سے ہمیں اعتراض نہیں ہو اور ہم اُسکا اعتراف کرتے ہیں بجز چند مخصوص امور کے کہ جنکا ذکر ذیل میں آویگا۔

اکیسویں باب ۳۳ درس انجیل لوقا میں جو مسیح کا قول منقول ہوا کہ آسمان و زمین ٹلجاوینگے اور میری باتیں نہیں ٹلینگی اور اُسکی بابت مولوی صاحب نے تفسیر تحریر فرمائی ہیں وہی تفسیر منظور و مقبول ہو اور ہم اقرار کرتے ہیں کہ خداوند مسیح نے یہہ درس نسبت پیشین گوئی متعلق فرمایا مگر دیگر آیات منقولہ نامہ پطرس باب اول کی ۲۳ و ۲۴ و ۲۵ کی بابت کچھ تفسیر نہیں کی اُنکی نسبت اسی قدر فرمایا کہ اُن سے عدم نسخ پر استدلال نہیں ہوسکتا اور وہ یہہ ہیں۔ تم نہ تخم فانی سے بلکہ اُس سے جو غیر فانی ہو یعنے خدا کے کلام سے جو ہمیشہ زندہ اور باقی ہو از سرنو پیدا ہوئے کیونکہ ہر ایک بشر گھاس کی مانند ہو اور آدمی کی ساری



شان گھاس کے پھول کی مانند گھاس سوکھ جاتی ہے اور پھول جھڑ جاتا ہے لیکن خدا کا کلام ہمیشہ رہتا ہے یہہ وہی کلام ہے جسکی خوشخبری تم کو دی گئی ہے میری دانست میں اِس آیت کے پچھلے حصّہ سے (جسکی خوشخبری تمہیں دیگئی ہے) جس سے مولوی صاحب نے اغماض نظر فرمایا اور اُسکو عمداً یا سہواً چھوڑ دیا بخوبی ظاہر ہے کہ انجیل اُسی طرح پایدار اور استوار رہنے والی ہے جیسا کہ صاحب کلام اور انجیل سے کتب عہد عتیق اور جدید میں مجموعہ اناجیل و خطوط مراد نہیں ہے بلکہ وہ خوشخبری نجات مراد ہے جس کی منادی رسولوں کے ذریعہ سے عمل میں آئی کیونکہ جب نامہ پطرس تقریباً سن ساٹھ عیسوی میں مرقوم ہوا تھا اُس عہد میں کل حصص عہد جدید کے مرکب و مرتب ہونے کا تو کیا ذکر ہے مرقوم و تحریر پذیر بھی نہیں ہوا تھا اسلئے جبکہ رسول یوں فرماتا ہے کہ خدا کا کلام جسکی خوشخبری تم کو دی گئی ہے غیر فانی ہے اور ہمیشہ رہتا ہے تو ہم کو یوں سمجھنا چاہئے کہ وہ مسیحی نجات پر اشارہ کرتا ہے۔ اور حواریوں کو جو مسیح نے حکم دیا کہ تم سامریوں کے شہر میں نہ جاؤ اور پھر صعود کے وقت حکم دیا کہ تم دنیا میں جاکر انجیل کی منادی کرو یہہ بطابق اُسی قاعدہ کے ہے جسکا ہم نے اقرار کیا کہ خاص اور مقید حکم میں نسخ جاری ہے اور ابدی میں نہیں ہو سکتا باقی آیات انجیل جو کہ مولوی صاحب نے شواہد نسخ استدلالاً پیش کی وہ اُسی قاعدہ میں داخل ہیں جن رسومات کا اُن میں مذکور ہوا یا وہ خاص تھیں یا معرفت یا بمنزلہ پوست اسلئے اُنکی منسوخی پر تعجب نہ کرنا چاہئے مثلاً ختنہ اور حرمت و حلت بعض حیوانات اور رعایت عید وغیرہ کی اس قسم کے احکامات یہودی قوم کے ساتھ مخصوص ہوئے تھے اور خدا نے اُنہیں کے درمیان مقرر کئے تھے کہ وہ غیر اقوام سے ممتاز رہیں مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ ختنہ عہد ابدی تھا پھر رسولوں نے اُس کو منسوخ کر ڈالا اُس میں میری طرف سے یہی جواب کافی ہے کہ اگر بنظر آپ پیدایش کی کتاب کے سترھویں باب کی عبارت کو ملاحظہ کریں اور غور سے پڑھیں وہ یہہ ہے میرا عہد جو کہ میرے اور تمہارے درمیان اور تیرے بعد تیری نسل کے درمیان ہے جسے تم یاد رکھو سو یہہ ہے کہ تم میں سے ہر ایک مرد کا ختنہ کیا جاوے اِس سے اور اُس کی اوپر کی عبارت سے صاف واضح ہوگا کہ ختنہ کا عہد ابراہیم اور اُسکی نسل کے ساتھ مخصوص و متعلق تھا نہ عوام خلایق سے اور نہ شرط نجات محض نشان براہیمی ہونیکا مقرر ہوا تھا مجھے معلوم نہیں کہ مولوی صاحب کہاں سے کہتے ہیں کہ رسولوں نے اس عہد کو منسوخ کر ڈالا کتاب اعمال رسل میں صرف غیر قوموں کی نسبت ممنوع مرقوم ہوا نہ کہ نسبت یہود کے اکثر یہودی عیسائی ابھی تک اپنے درمیان اُس عہد کی رعایت کرتے اور رسم ختنہ کو جاری رکھتے ہیں اُن کے حق میں انجیل میں ممانعت کہیں نہیں آئی اور بعض یہودی عیسائیوں نے اِس رسم کو چھوڑ دیا یہہ سمجھ کے چھوڑ دیا کہ یہہ حکم موقت تھا اور لفظ ابد ہمیشہ کے معنوں میں نہ تھا بلکہ زمانہ دراز کے اعتبار سے پولوس رسول کا فرمانا گلاتیوں کو کہ میں پولس ہوں تم کو کہتا ہوں کہ اگر تم ختنہ کرواؤ گے تو مسیح تم کو کچھ فایدہ نہ کریگا۔ اِس موقع پر رسول ختنہ کو منسوخ نہیں کرتا بلکہ صرف یہی بات جتلاتا ہے کہ نجات ختنہ سے حاصل نہوگی اگر گلاتی لوگ اِس کو ابراہیمی نشان ہونے کے طور پر عمل میں لاتے تو رسول اُن کو منع نہ فرماتا کیونکہ خود پولوس رسول نے طمطاؤس کو جو کہ ابراہیم کی نسل سے تھا مختون کیا انجیل میں کہیں یہود کے حق میں کنایتاً یا صراحتاً ممنوع نہیں ہوا اب اگر ہماری کلام کی منادی سے مقاطع تک نظر غور ڈالی جاوے تو اسی قدر ثابت ہوگا کہ مسیحی لوگ صرف اُس نسخ سے انکاری ہیں جو بہ نسبت طریقہ نجات انجیل لگایا جاوے نہ عموماً مولوی صاحب غور کریں اور بے سرو دلانہ عبور نہ فرماویں +

دین حق کے متلاشیان کو مژدہ بلکہ حوصلہ

بخدمت جناب فیض مآب جناب پادری ویری صاحب مہتمم نور افشاں دام عنایتکم۔

عرض اِس کمترین کی یہہ ہے کہ خبر مرقومہ ذیل شایع اخبار نور افشاں فرماویں +

بیت قلم مژدہ دہ ہے شنو جہ بیاں + ہوئے تین عیسائی ہمارے یہاں + یکے ہرگو لعل و دوم رت نام پسر اولیں کا سیوم آگیا رام +

واضح ہو کہ وہ شخص جسکا نام ہرگو لعل قوم ہنود میں سے ذات کا سارست برہمن ساکن قصبہ گڑھ دیوالہ علاقہ ہوشیارپور کا ہے یہہ شخص سنسکرت سے واقفیت رکھتا اور بید شاستر پران وغیرہ سے واقف۔ علاوہ ازیں یہہ شخص خاندانی اپنے عمدہ میں سے ہے اور قصبہ مذکورہ کے گرد نواح کا نوکے اکثر کھتری بنیش شودر وغیرہ اسکے ججمان ہیں یعنے یہہ اُنکا پروہت ہے اسکا یوں بیان ہے کہ یہہ شخص عرصہ پانچ یا چھہ سال سے دین حق کا متلاشی تھا اور اپنے گناہوں کی معافی کا طالب یعنے موکھن پد کو پراپت ہوا چاہتا تھا پہلے اُسنے کتب مذہب ہنود میں اُس گوہر نایاب کی تلاش کی جب اُن سے کچھ مطلب بر آمد نہوا بلکہ زیادہ تر آشفتگی و پریشانی و حیرانی بڑھی اور کسی جگہہ تلاش کرنی پڑی تو پہلے اُسنے ایک چھوٹا سا رسالہ مسمّی بہ پادریوں کے گرشتے سنتیا سیوں کے ساتھ خرید کر پڑھا اور جب وہ اختتام کو پہنچا تو ایک چھوٹی سی کتاب مسمّی بہ عیسائی مسافر

لیکر پڑھی پر بیو جو چند کتب مثلاً دھرم او دھرم پر کہشنا ست مت نروپن مت پر یکہشا وغیرہ کا مطالعہ کرتا رہا پھر انجیل مقدس کا مطالعہ کرتا رہا اور پادری صاحب کالی چرن چیٹرجی سے ملاقات کرتا اور مذہبی گفتگو میں سرگرم اور پڑھتا رہا اور انجیل مقدس کی تعلیم نے اُسکی آنکھیں کھولدیں اور نہار کے خداوند یسوع مسیح کو نجات دہندہ مان لیا اور دل میں ایمان بھی لایا لیکن بباعث آلایش و خیالات دنیاوی ظاہراً اقرار نکر سکا +

پھر دیکھو ہمارے خداوند مسیح کا فضل اور روح القدس کی رفاقت جسکے ساتھ ہو وہ کب تک اس ہرپلیدار کے خیالات میں پھنسا اور تاریکی سایہ کے تلے پڑا اور شیطان کی سخت غلامی میں گرویدہ رہیگا +

اب اس شخص نے مع ایک اپنے شاگرد مسمی دت رام ذات کا برہمن اور اپنے لڑکے آگیا رام کے بتاریخ ۶ مارچ سنہ حال کو ہوشیار پور کے گرجے میں جہاں قریب تین سو آدمی کے موجود تھا جس میں چند اہل یوروپ اور باقی کے ہندو مسلمان تھے پادری صاحب کالی چرن چیٹرجی کے ہاتھ سے اپنے گناہوں کا اقراری ہوکے اور خداوند مسیح کی دہائی دیتے ہوئے بپتسمہ پایا ہم امید کرتے ہیں جیسا کہ ان لوگوں نے بڑی تلاش اور محنت اور بلا تعصب نجات کی جستجو کی ایسا ہی وہ لوگ جو بید شاستر و پران وغیرہ سے خوب واقفیت رکھتے انجیل مقدس کا مطالعہ فرماویں اور ازراہ تمیز کے راستی اور ناراستی میں فرق کرکے خداوند مسیح پر ایمان لاکر حیات ابدی میں شامل ہوویں اور روح القدس کی شراکت اور ہمارے خداوند مسیح کا فضل جیسا ہمارے اس ضلع میں شروع سال سے نمودار ہوا ہے ہم امید کرتے اور خدا باپ سے طفیل بیٹے کے دعا مانگتے ہیں کہ ایسا فضل نہ صرف اس ضلع میں بلکہ ہر ایک میں جہاں کفر اور بید پرستی بڑھی ہوئی ہو ظاہر ہوتا رہو - آمین +

اس خبر کو نہ صرف ہم بطور مژدہ کے رقم فرماتے ہیں بلکہ ہر ایک شخص کو جو سچے دین کا متلاشی ہو اُن کوششوں سے جو ان اشخاص نے بڑی دلیری اور محنت کے ساتھ کیں اور ایک عرصہ کے بعد راستی اور سچائی کا پھل لائے آگاہ کرتے اُنکو اُن متلاشیان دین کا جو بڑی محنت اور سرگرمی کے ساتھ دین راست کی جستجو کرتے ہیں نمونہ بنانا چاہتے ہیں - آمین +

راقم ہیرانند ہندوستانی عیسائی از ہوشیارپور مشن

تائید الاسلام

یہہ رسالہ تصنیف سید علی حسین صاحب میری نظر سے گذرا اول سے آخر تک پڑھا مگر تائید اسلام کی کوئی پختہ دلیل نہیں دیکھی اور نہ دیکھا یا گیا ہو کہ تائید کسکا نام ہو اور کسطرح ہوا کرتی ہو اور یوں تو جب ایک شخص کسی کی تائید پر کھڑا ہو جاتا ہو اور کمر باندھ لیتا ہو کہ جہاں میں اس کی تائید میں ہوں تو خواہ وہ امر کیسا ہی نادرست ہو مگر ہٹ دھرمی کرکے فرداً اُسکی تائید کرتا رہتا ہو اور جہاں تک ہو سکتا ہو تائید کرنے میں کوشش کرتا ہو اگر ایسے خیال اور ایسی بنیاد پر صاحب رسالہ نے یہہ تائید کرکے اسکا نام تائید الاسلام رکھا ہو خیر چند جگہہ صاحب حمایت الاسلام کے قول کو صاحب رسالہ مذکور نے بطور شہادت گردانکر اشارہ کیا ہو کہ انصاف درکار رہو ہم بھی کہتے ہیں کہ ہاں انصاف درکار ہو انصاف سے کہنا ہم تب مانتے کہ اگر حمایت الاسلام کا ریویو یعنے رسالہ اصلاح سہو جو مشن پریس لکھنو میں چھپا ہو دیکھتے اور اُسکو انصاف کی نظر سے ملاحظہ فرماتے اور پھر دیکھتے کہ ہاں صاحب حمایت الاسلام کیسی ہی اور اُنکے قول کا اعتبار کہاں تک ہوتا ہو یوں تو جھوٹھے گواہ جھوٹھے دعوے کیواسطے ہمیشہ سے چلے آتے ہیں اور چلے جاوینگے +

اسی طرح جان ڈون پورٹ صاحب اور گاڈفری ہگنس صاحب جو ایک لامذہب آدمی تھے اُنکے قول کی تصدیق بھی صاحب رسالہ نے بڑی خوشی سے کی ہو اور لطف یہہ ہو کہ خود ہی لکھتے ہیں کہ یہہ صاحب گو کچھ ہی مذہب رکھتے ہوں - پس جب ایسے ایسے لامذہب اور دہریوں کے قول کو پکڑ کر تائید اسلام کی کرتے ہیں تو ضرور تائید الاسلام تو نہیں مگر تائید الدروغ کہنا بیجا نہیں ہو + راقم ق م

اخبارات ملکی و ولایتی

سیالکوٹ کارسپانڈنٹ اخبار نور افشاں سیالکوٹ سے رقمطراز ہیں کہ اس ضلع میں کام ٹیکا بڑی کوشش و سرگرمی سے ہو رہا ہو چنانچہ خاص تحصیل سیالکوٹ و تحصیل پسرور میں ۲۰۰۰۰ لڑکوں کے ٹیکا لگایا گیا ہو اور مرض چیچک کا یہاں نام و نشان بھی نہیں ہو ایک سادھو تھوڑے عرصے سے ڈیرہ بابا نانک میں مقیم تھا اور لوگوں کے دلوں میں اُس کا بڑا اعتقاد و اعتبار جم گیا - اب سُنا گیا ہو کہ ایک نوجوان عورت کو لیکر بھاگ گیا ہو - افسوس کہ سادہ لوح آدمی ایسے لوگوں کو سادہ وغیرہ سمجھ کر اعتقاد جما بیٹھتے ہیں اور پریشان ہوتے ہیں (چہ کارے کند عاقل کہ باز آرد پشیمانی) +

بھیرہ ضلع شاہ پور - ناظرین اخبار کو معلوم ہوگا کہ اخبار نور افشاں مطبوعہ ۱۷ جنوری ۱۸۸۱ء میں ایک مقدمہ خون جو کہ بھیرہ میں واقعہ ہوا تھا شایع ہو چکا ہو - اب ہمارے کارسپانڈنٹ صاحب خبر رساں ہیں کہ یکم مارچ ۱۸۸۱ء کو جناب کرنیل فورٹن صاحب کمشنر بہادر قسمت راولپنڈی

مقام میانی جو کہ قصبہ بھیرہ سے قریب ۱ میل کے فاصلہ پر ہی تشریف ارزانی فرما کر تحقیقات مقدمہ مذکور کی فرمائی بعد تحقیقات کامل کے مدعا علیہ کو بے قصور سمجھ کر بری فرمایا

جالندہر - کارسپانڈنٹ اخبار نور افشاں شہر جالندہر سے تحریر فرماتے ہیں کہ یہاں ایک شخص نے اپنے برادر زادہ کو بضرب بھاوڑہ قتل کر ڈالا - تفصیل جس کی یوں بیان کرتے ہیں کہ چچا بھتیجے کھیت میں حصہ دار تھے - بھتیجے نے اپنے کھیت میں وقت مقررہ سے زیادہ دیر تک پانی دیا چچا نے بہت سخت سست کہا آخر نوبت جھگڑا زیادہ ہوئی جب چچا کو غصہ زیادہ آیا بھاوڑہ سے مار ڈالا اب قاتل سپرد سشن ہوا ہی یقین ہی کہ کیفر کردار کو پہنچیگا +

مرہٹوں کی امریکن مشن رپورٹ سے حال ترقی کا آشکار ہی کئی سال سے اُس مشن کی کلیسیا میں تھوڑی ترقی ہوئی ہی لیکن گذشتہ دو تین سالوں سے خوب ترقی نمایاں ہو رہی ہو سال گذشتہ کے درمیان ۱۲۶ - آدمی اپنے ایمان کا اقرار کرکے کلیسیا میں شامل ہوئے فی الحال کلیسیا کے ممبروں کا شمار ۹۲ ، ہو وہاں ۲۲ گرجے ہیں اور اُنکا سالیانہ چندہ ۲۲۹۷ ، روپیہ ہی اور عیسائی ۱۳۲ دیہات میں بستے ہیں +

مدوراشن رپورٹ سے بھی خوب ترقی پائی جاتی ہی ۳۴ گرجوں میں ۱۷۷۳ - اشخاص عشائی ربانی میں شامل ہوتے ہیں جنمیں سے ۴۰ ۱۸۸۳ء سے شریک ہوئے ہیں اُن میں سالیانہ چندہ ۲۰۷ ، ۴ روپیہ ہوا اور ۱۵۲ جماعتیں ہیں جنمیں ۸۷ ، ۰ آدمی شامل ہیں +

یوکسن جہاز میں جو لوگ زندہ بچے تھے اُس خون کی جوابدہی کے لئے جو اُنہوں سے کیا تھا عدالت سنگاپور کے سپرد ہوئے ہیں واضح ہو کہ جب ان لوگوں کے پاس خوراک نہ رہی اُنہوں نے قرعہ اندازی کر کے ایک کو اپنے میں سے مار ڈالا اور اُسکا گوشت کھا گئے تھے +

افغانستان اندنوں گورنر روس مقیم تاجقند نے کوہ قند میں ایک دربار منعقد فرمایا جسمیں ترکستان کے تمام سرداروں نے بار پایا - اول سب نے یک زبان ہو کر گورنر موصوف کو مبارکباد دی پھر مختلف نمونے پیداوار اپنے اپنے ملکوں کے نذر گذرانے جسکو حسن کر اور دیکھ کر گورنر بہت خوش ہوا +

کابل فروری مہینے میں کابل کے اندر ایک ایسی وبا آئی کہ جس سے دفعتاً ۱۳۵ - آدمی اِس تفصیل سے کہ ۱۰ سوداگر ۱۰ رئیس شہر ۲۵ خوانین و سردار وغیرہ مر گئے اور ترکستان میں بھی ۵۰ آدمی اِسی طرح مرے کہ اُنپر بجلی گری +

انصاف لفٹنٹ سیلون صاحب نے ایک اُرجے اشبی نام فرزند کوارٹر ماسٹر شاہی توپخانہ پونا کو ایک چابک مارا تھا وہ ہانکے کپ مجسٹریٹ نے لفٹنٹ صاحب پر ۵۰ روپیہ جرمانہ کیا ورنہ عدم ادخال جرمانہ کے ۱۵ یوم قید کا حکم دیا واقعی انصاف اِسی کا نام ہی کہ شیر بکری ایک گھاٹ پانی پیویں +

واقعہ ریل ۱۴ مارچ کو بجٹ پورہ کے قریب نہایت سخت واقعہ ریل کا گذرا یعنے دھورہ کے ٹوٹ جانے سے ۱۲ گاڑیاں شکست ہو گئیں خدا کا بڑا فضل رہا کہ سواریوں میں سے کوئی جان تلف نہیں ہوئی +

لاش مدراس سے خبر آئی ہی کہ صاحب مجسٹریٹ ضلع گوداوری نے حکم دیا ہی کہ جو آدمی مرض چیچک سے مرتے ہیں اُنکی لاش دریا میں نہ بہائی جاوے اگر جلانا غیر ممکن ہو تو دفن کر دی جاوے اور جو کوئی خلاف کریگا اُسکی تحقیقات بموجب باب ۱۴ قانون جرایم کے ہو کر سزا دیجاویگی +

حقیقت میں حفظان صحت کے لئے یہہ تدبیر اچھی ہی کیونکہ چیچک کا مرض امراض متعدی میں شمار ہوتا ہی کیا عجب کہ قاعدہ طبیہ کے رو سے اِسکا مادہ بہتے دریا میں فساد کرتا ہو اِس نظر سے لوگوں کو ایسا نہ کرنا چاہئے +

سردار یعقوبخاں کابل میں شہرت ہی کہ سردار یعقوب خاں کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پڑ گئیں +

ایران - صاحب اخبار انڈین اسٹیٹسمین کلکتہ رقمطراز ہیں کہ گورنمنٹ ہند کے پاس سرکاری طور ایران سے یہہ خبر آئی ہی کہ ایوب خاں اور اُسکے چند رفیق جو ہرات سے فرار ہو گئے تھے مشہد میں پہنچ گئے +

فصل - جو سرکاری رپوٹ اضلاع شمال و مغرب کی فصل کی نسبت شنبہ گذشتہ کو مشتہر ہوئی اُس سے معلوم ہوتا ہی کہ مرزاپور میں پانی کے سبب سے پچیس فیصدی مٹر اور چنے اور مسور کو نقصان ہوا ہی - اور ضلع جھانسی میں آٹھ گانوں میں اولے کے سبب سے فصل بالکل خراب ہوئی ہی - اور مرادآباد میں اولے گرنے سے ۵۰ گانوں میں اور بریلی میں ۱۶ گانوں کو صدمہ پہنچا +

بھاگلپور - سُنا جاتا ہی کہ وہاں کی چار رجمٹ پیادگان ہندوستانی دو کمپنیوں کو حکم ہوا ہی کہ وہ روانگی کے لئے تیار اور مستعد رہیں کیونکہ درصورت ہونے فساد قوم سنتھال کے اُنکو وہاں جانیکی ضرورت ہوگی +

روس والوں کی یہہ نیت معلوم ہوتی ہی کہ ہندوستان تک ایک آہنی سڑک تیار کی جائے بلکہ وہاں اِس معاملہ کے واسطے اکیڈ و جلسہ کمیٹیوں کے بھی ہو چکے ہیں +

دہلی ایک شتر سوار جمنا کے پل پر گاتا ہوا جاتا تھا اُسکا اونٹ بھڑکا سوار گر کر جاں بحق ہوا +

مہاراجہ صاحب بہادر دیوان کی درخواست پر گورنمنٹ ہند نے ریاست مذکور کے انتظام کو اِس غرض سے اپنے اہتمام میں لینا منظور کر لیا ہی کہ جو بدنظمی وہاں پر سوں سے

ڈفلا بہہ انگریزی جو قوم ڈفلا پر حدود کی رعایا قید کو چھوڑانے گئی تھی وہ بغیر خونریزی فتح حاصل کر کے واپس آگئی +

چین کا مفسدہ اخبار انگلشمین کو سنگھائی تار برقی سے معلوم ہوا کہ یروشتائی میں یہہ افواہ ہو رہی ہی کہ بے ہنگ چنگ نے پیکین کیطرف کوچ کر کے تخت کو لے لیا تھا مگر سر اسکا کاٹا گیا گلی کوچوں میں جابجا لڑائی ہو رہی ہی عورتوں کا حال ابتر ہو رہا ہی کسی بیگم نے زہر کھا لیا کسی نے اپنے چھُرا مار لیا غرض یہاں طرح طرح کی خرابیاں ہو رہی ہیں +

اگر یہہ افواہ سچ ہو تو معلوم ہوتا ہی کہ یہہ انقلاب نئے بادشاہ چین کی تخت نشینی کے باعث ہوا ہی +

ڈاک دہلی گزٹ انگریزی سے معلوم ہوا کہ درمیان کارکولا اور دارجلنگ کے اندنوں ڈاک لٹ گئی انگریزی اور ہندوستانی آدمیونکی ڈاک نہیں ملتی مگر امید ہے پتہ ملیگا ہونیکی ہی +

اضلاع مغربی و شمالی کے اخبارات و رسالوں کا شمار فہرست ذیل سے ظاہر ہوتا ہی +

	۱۸۷۱ء	۱۸۷۲ء	۱۸۷۳ء
تعداد اخبارات	۳۰	۳۶	۸۶
کل کاغذات مطبوعہ	۷۵۹۳	۵۹۱۶	۴۴۳۵
کاغذ مطبوعہ کی اوسط	۲۵۳	۱۹۲	۱۶۸
تعداد مخزن	۶	۹	۱۲
کل مخزن مطبوعہ	۱۴۳۵	۱۴۰۸	۲۲۴۴
مخزن مطبوعہ کی اوسط	۲۱۵	۱۵۶	۱۸۷

صاحب لکھنو ٹمس فرماتے ہیں کہ اسبات پر کلکتہ کے پادری صاحبان کی رائے میں جو فرقہ برہمو کا طریق مذہب عیسوی سے بہت ہی دور ہوتا جاتا ہی اور منشتر کے موافق اُسکی قدر نہیں رہی اہل برہمو کی لاف زنی کی عبارت ذیل کو جو انڈین مرر سے انتخاب کی گئی پڑھنا مناسب ہی وہو ہذا - جتنا زیادہ وہم خیال کرتے ہیں اُتنا ہی زیادہ ہم قایل ہوتے ہیں کہ اب سے چند سال بعد ہمارے خیالات ہندوستان پر غالب ہونگے اگر اہل ہند کو اپنی ترقی منظور ہے تو ضرور ہی کہ ہمارے مسائل کو قبول کریں - خواہ وہ نام سے برہمو نہوں لیکن باطن میں ضرور ہونگے کیونکہ برہمو ہونا ترقی کے مترادف ہی +

بیشک ان فقروں سے خود پسندی کچھ کم نہیں پائی جاتی ہی اور یہہ فرض کرنا کہ مسایل برہمو اور ترقی مترادف الفاظ ہیں ایک عجیب طرح کا وہم ہی +

کولاپور کی مشن رپورٹ سے واضح ہوا کہ وہاں پانچ جوان عیسائی ہوئے +

لودیانہ جناب نواب ناصر علیخاں صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جو عرصہ سے واسطے زیارت کعبہ تشریف لیگئے تھے ہفتہ حال میں بعد سیر و سیاحت کے واپس آئے - ابھی پختہ طور پر معلوم نہیں ہوا ہی کہ فقیر ظہور الدین خاں صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر یہاں رہینگے یا کسی اور ضلع میں تشریف لیجاوینگے +

ہولی - ہولی سُنا ہے کہ بہ نسبت سال گذشتہ کے اب کے مرتبہ اہل ہنود نے بہت دل کھولکر اس تیوہار کو رونق دی ہمارا گمان تھا کہ تہذیب کچھ اپنا رنگ اس سال دیکھاوے گی - مگر ہولی کی کیچڑ گاڑی کے آگے بھاگتی ہی نظر آئی +

تہذیب بیچاری کیا کرے جب مہذب ہی لوگ اندنوں تہذیب کو رخصت کر دیں +

ہمنے سُنا ہی کہ ۲۰ مارچ ۱۸۷۴ء کو بیچاری تہذیب ضروری گزن میں سوار ہو کر چلدی نہیں غلط ہی صرف تہذیب اہل ہنود کے یہاں سے چار روز کیواسطے رخصت لیکر شہر ہی میں ہی کہیں نہیں گئی +

انتخاب گورنمنٹ گزٹ پنجاب

مطبوعہ ۱۰ مارچ ۱۸۷۴ء

حفظان صحت

ہفتہ حال میں کل اموات ۴۷۲۰ درج رجسٹر ہوئیں اور ہفتہ گذشتہ میں ۴۶۷۱ واقع ہوئی تھیں ایکوت مرض ہیضہ سے پولیس اسٹیشن کوٹلہ ضلع کانگڑہ میں درج رجسٹر ہوئی - چیچک کی اموات ۲۱۳ سے ۲۴۷ تک بڑھ گئی ہیں اگرچہ اس مرض سے اموات بڑھتی جاتی ہیں جیسا کہ اس موسم میں ہمیشہ ہوتا ہی لیکن پھر بھی اس مرض سے جو اموات واقعہ ہوئی ہیں اُنکی تعداد بہ نسبت سال گذشتہ بہت کم ہی اس میں کچھ شک نہیں کہ ٹیکہ کے رواج نے چند سال سے اس قسم کی اموات کو نہایت کم کر دیا ہے وبائے چیچک ضلع حصار میں جسکی بابت نقشہ ۹ جنوری ۱۸۷۴ء میں لکھا گیا تھا تقریباً بند ہو گئی ہی باعث اسکا میونسپل کمیٹی کی سعی اور سرگرمی جو ٹیکہ کے اجرا میں کی گئی ہی پایا جاتا ہی +

رسید زر

بابو بیج لعل صاحب از گجرات	عہ
بخشی گمبھیر دیال صاحب از چھاونی جالندھر	۵
مولوی نعمت علیخاں صاحب مدرس ہیلوپور	ے
منشی تلسی رام صاحب تحصیلدار حافظ آباد	عہ
میاں مدد خاں صاحب ڈپٹی انسپکٹر تھانہ بھائی پھیرو	ے
پادری ایس مارٹن صاحب از سیالکوٹ	عہ
لالہ دیبا ڈلال صاحب از پانی پت	عہ
میاں شاہدین صاحب از لودیانہ	عہ
میم صاحب جناب ایل جے پرکنس صاحب از راولپنڈی	عہ

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا

